اِنَّـهَا لَاِحْدَی الْـکُبَرِ

اِنَّـآ اَعْطَیْنٰکَ الْـکَوْثَرَ

(کتابچہ)

مؤلف

السید ابو محمد نقوی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب: انها لاحدی الکبر
انا اعطینک الکوثر

مؤلف: السید ابو محمد نقوی

طبع: ذوالقعدہ 1440 ھجری

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
مقصد تالیف	4
کتبِ عامہ کا خلاصہ	5
شیعہ عقیدہ	9
تاریخی حقائق	10
قرآنی حقائق	14
خلاصہ و نتیجہ	18
ایک غلط فہمی کا ازالہ	20

مقصدِ تالیف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس مختصر رسالہ کی تالیف کا مقصد حقائق کو نوجوان نسل تک منتقل کرنا ہے۔
طاغوتی قوتوں نے تاریخ کو مسخ کر کے پیش کیا تاکہ اللہ تعالیٰ کے حبیبؐ کی سیرت داغدار نظر آئے اور آنے والی نسلیں اسلام کی اصل پاکیزہ صورت کو نہ پہچان سکیں۔

اسلام وہ مذہب جس کا بنیادی مقصد توحید پرستی اور شرک سے برآت ہے، طاغوتی لوگوں نے اسی اسلام کے بانی رسولؐ کی من گھڑت بیٹیاں بنا کر مشرکین سے شادیوں کی داستانیں تاریخ میں رقم کر دیں۔ وہی رسولؐ جو مخلوقات کی تخلیق سے پہلے بھی نبیؐ تھا اسؐ پر مشرکین سے رشتہ داریوں کے الزامات تراشے گئے۔

بناتِ رسولؐ پر گھڑی گئی داستان کے متعلق اس رسالہ میں مختصر اور نتیجہ خیز بحث پیش خدمت ہے۔

السید ابو محمد نقوی

جولائی 2019 عیسوی

کتبِ عامہ کا خلاصہ

اہلسنت کے نظریہ کے مطابق رسول اللہؐ کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں۔

اہلسنت کی کتب میں رسول اللہؐ کی سیدہ خدیجۃ الکبریٰؑ سے دو بیٹے اور چار بیٹیاں لکھی ہیں اور ان کی اکثریت نے مندرجہ ذیل ترتیب وضع کی ہے:

ا۔ حضرت قاسمؑ (598-600عیسوی)

حضرت قاسمؑ سب سے پہلی اولاد ہیں اور اسی وجہ سے آپؐ کی کنیت ابوالقاسمؐ ہے۔ قاسمؑ اعلان نبوت سے 11 سال پہلے دنیا میں تشریف لائے اور آپ کی حیات مبارک تقریباً 2 سال تھی کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ اور حضرت قاسمؑ رسول اللہؐ کی شادی کے 4 سال بعد دنیا میں تشریف لائے جبکہ رسول کریمؐ کی عمر مبارک 29 سال تھی۔ یعنی قاسمؑ اعلان نبوت سے 9 سال پہلے ہی وصال فرما گئے۔

۲۔ زینبؓ (599۔629 عیسوی)

قاسمؑ کے بعد رسول اللہؐ کی سب سے بڑی بیٹی زینبؓ کی ولادت اعلان نبوت سے 10 سال پہلے مکہ میں ہوئی۔اس وقت رسول اللہؐ کی عمر مبارک 30 سال تھی۔ زینبؓ کی شادی اعلان نبوت سے پہلے ہی ابو العاص بن ربیع سے ہوئی تھی۔ زینبؓ کا انتقال 8 ہجری میں مدینہ میں ہوا۔

۳۔ رقیہؓ (601۔624 عیسوی)

رسول اللہؐ کی دوسری بیٹی رقیہؓ مکہ میں پیدا ہوئیں۔ رقیہؓ کی شادی 610 عیسوی میں عتبہ بن ابولھب سے ہوئی۔ لیکن جب سورۃ لھب (المسد) نازل ہوئی تو رقیہؓ کو طلاق ہو گئی۔اور 615 عیسوی میں رقیہؓ کی شادی عثمان بن عفان سے کر دی گئی۔ رقیہؓ نے عثمان بن عفان کے ساتھ پہلے حبشہ ہجرت کی پھر دوسری ہجرت مدینہ کی۔اور رقیہؓ 2 ہجری میں وفات پا گئیں۔

۴۔ام کلثومؓ(630۔603)

رسول اللہؐ کی تیسری بیٹی بھی مکہ میں پیدا ہوئیں۔ام کلثومؓ کا نکاح ابو لھب کے دوسرے بیٹے عتیبہ سے ہوا تھا مگر رخصتی نہیں ہوئی تھی اور سورۃ لھب (المسد) نازل ہونے کی وجہ سے ام کلثومؓ کو بھی طلاق ہو گئی۔رقیہؓ کی 2 ھجری میں وفات کے بعد 3 ھجری میں ام کلثومؓ کی شادی عثمان بن عفان سے کر دی گئی۔

۵۔حضرت عبداللہؑ(طاہر وطیب)(611۔615)

رسول اللہؐ کے دوسرے بیٹے حضرت عبداللہؑ اعلان نبوت کے بعد اس دنیا میں تشریف لائے۔اور بہت چھوٹی عمر میں ہی جناب عبداللہؑ کا وصال ہو گیا۔

٦۔سیدہ فاطمۃ الزھراءؑ(5بعثت۔11ہجری)

سیدہ فاطمۃ الزھراءؑ اعلان نبوت کے پانچویں سال اس دنیا میں تشریف لائیں۔ اور سیدہؑ کی حیات مبارکہ 18 سال ہے۔

۷۔ حضرت ابراھیم (8-10 ھجری)

رسول اللہؐ کے تیسرے بیٹے حضرت ابراھیمؑ جناب ماریہ قبطیہؓ سے ہیں۔ آپ تقریباً سولہ ماہ کی عمر میں ہی وصال فرما گئے۔

شیعہ عقیدہ

اہلسنت نے تو اپنی کتب میں ایک خاص مقصد کے تحت رسول اللہؐ کی حقیقی چار بیٹیاں بنا کر لکھ ہی دیں۔ لیکن کچھ شیعہ علماء نے بھی تحقیق کئے بغیر روایات کو نقل کر دیا۔ ہمارا یہ مقصد نہیں ہے کہ یہاں ان روایات کو جمع کریں کہ یعقوب کلینیؒ نے یا ابن شہر آشوبؒ نے یا باقر مجلسیؒ نے یا سید ھاشمؒ اور اہلسنت علماء نے کیا نقل کیا ہے اور پھر ان روایات پر علم رجال اور علم الحدیث کے تحت بحث کریں۔

ہمیں قرآن کریم کی روشنی میں عقیدہ حق کو نا قابل تردید دلائل کے ساتھ ثابت کرنا ہے:

کہ رسول اللہؐ کی صرف ایک ہی بیٹی سیدہ فاطمۃ الزھراءؑ تھیں۔ جبکہ زینبؓ، رقیہؓ اور ام کلثومؓ رسول اللہؐ کی ربائب (لے پالک) تھیں جن کی پرورش رسول اللہؐ اور سیدہ خدیجۃ الکبریٰؑ نے اپنے گھر میں کی۔

اس کیلئے ہمیں چند تاریخی حقائق اور قرآن کریم سے رجوع کرنا ہو گا۔

تاریخی حقائق

تاریخی داستانوں کے درمیان کچھ حقائق پیش خدمت ہیں:

1. وَقَالَ الزُّبَيْر: ولد لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وآلہ وَسَلَّمَ: القاسم، وَهُوَ أكبر ولده ----- ١

یعنی زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ کے ہاں قاسمؑ کی ولادت ہوئی اور وہ آپؐ کی سب سے بڑی اولاد تھے۔۔۔

2. مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ أَكْبَرُ وَلَدِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الْقَاسِمُ، ثُمَّ زَيْنَبُ --- ٢

یعنی معصب بن عبداللہ زبیری سے روایت ہے کہ آپؐ کی سب سے بڑی اولاد قاسمؑ ہیں پھر زینبؓ۔

ا- ابن عبدالبر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب۔ ج4، ص1818

٢- ابن کثیر، البدایہ والنھایہ، ج2، ص359

3. الباب الرابع في ذكر سيدنا القاسم ابن سيدنا ومولانا رسول الله - صلى الله عليه وسلم - وكان القاسم أكبر أولاد النبي صلى الله عليه وسلم وبه كان يكنى فهو أول أولاده، وأول من مات منهم، ولد بمكة قبل النبوة ومات صغيرا، قال الزبير بن بكار وحدثني محمد بن نضلة عن بعض المشايخ قال: عاش القاسم حتى مشى..... فلما قبض، قال العاص بن وائل: لقد أصبح محمد أبتر فنزلت " إنا أعطيناك الكوثر " [الكوثر / 1] عن مصيبتك يا محمد بالقاسم فهذا يدل على أن القاسم مات بعد البعثة. ٣

ترجمہ: قاسمؑ نبی کریمؐ کی سب سے بڑی اولاد ہیں اور ان کی وجہ سے آپؐ کی کنیت بھی ہے اور وہ آپؐ کی پہلی اولاد ہیں اور اولاد میں سے سب سے پہلے فوت بھی آپ ہی ہوئے، آپ مکہ میں پیدا ہوئے اور چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو گئے۔ بعض مشائخ کا کہنا ہے کہ قاسمؑ چلنے کی عمر تک زندہ رہے۔ جب آپ فوت ہوئے تو عاص بن وائل نے بکواس کی کہ محمدؐ ابتر ہو گئے۔ تو انا اعطیناک الکوثر نازل ہوئی، محمدؐ پر قاسمؑ کی مصیبت کی وجہ سے، لہذا یہ دلالت کرتی ہے کہ قاسمؑ بعثت کے بعد فوت ہوئے۔

٣- الصالحہ الشامی، سبل الھدی والرشاد، ج 11، ص ١٩

4. و أما كنيته (صلى اللّٰه عليه و سلم) المشهورة فأبو القاسم لانّ أكبر أولاده القاسم و العرب تكنى الشخص غالبا بأكبر أولاده. ۴

اور آپؐ کی مشہور کنیت ابو القاسم ہے کیونکہ آپؐ کی سب بڑی اولاد قاسمؑ ہیں اور عرب کسی شخص کی کنیت اس کی بڑی اولاد سے ہی رکھتے تھے۔

5. عَن ابْن عَبَّاس قَالَ: كَانَ أكبر ولد رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم الْقَاسِم ثمَّ زَيْنَب ثمَّ عبد الله ثمَّ أم كُلْثُوم ثمَّ فَاطِمَة ثمَّ رقية فَمَاتَ الْقَاسِم وَهُوَ أول ميت من وَلَده بِمَكَّة ثم مَاتَ عبد الله فَقَالَ العَاصِي بن وَائِل السَّهْمِي: قد انْقَطع نَسْله فَهُوَ أَبتر فَأنْزل الله : إِن شانئك هُوَ الأبتر۔۵

ابن عباس سے روایت ہے کہ قاسمؑ رسول اللہؐ کی سب سے بڑی اولاد تھے پھر زینبؓ۔۔۔۔ تو قاسمؑ فوت ہو گئے اور وہ آپؐ کی اولاد میں سے سب سے پہلے مکہ میں فوت ہوئے پھر عبد اللہؑ (چھوٹے بھائی) بھی فوت ہو گئے تو عاص بن وائل سہمی نے بکواس کی کہ آپؐ کی نسل قطع ہو گئی اور آپؐ ابتر ہو گئے ہیں تو اللہ نے نازل فرمایا: ان شانئک ھو الابتر۔

۴- شیخ حسین دیار البکری، تاریخ الخمیس في أحوال أنفس النفيس، ج1، ص207

۵- جلال الدین السیوطی، الدر المنثور في التفسیر بالماثور، ج8، ص652

مندرجہ بالا تاریخی حقائق جو بنات اربعہ کی داستان لکھنے میں نقل ہو گئے وہ یہ ہیں:

1. رسول اللہؐ کی سب سے پہلی اور بڑی اولاد حضرت قاسمؑ ہیں۔

2. حضرت قاسمؑ تقریباً دو سال کی عمر میں جب چلنے کے قابل ہوئے تو ان کا وصال ہو گیا۔

3. قاسمؑ کا انتقال مکہ میں اعلان نبوت (بعثت) کے بعد ہوا۔

4. رسول اللہؐ کی اولاد میں سب سے پہلے وصال پانے والے بھی قاسمؑ ہی ہیں۔

5. قاسمؑ کے فوراً بعد چھوٹے بھائی عبداللہؑ کا بھی انتقال ہو گیا، جو چند ماہ کے تھے۔

6. قاسمؑ و عبداللہؑ کی وفات پر عاص بن وائل اور اس کے ساتھیوں نے رسول اللہؐ کو ابتر (جس کی کوئی اولاد نہ ہو، نہ بیٹی نہ بیٹا) ہونے کا طعنہ دیا تو اللہ تعالیٰ نے فوراً سورۃ الکوثر کو اپنے حبیبؐ کی تسلی اور دشمنوں کی مذمت میں نازل فرمایا۔

قرآنی حقائق

لہذا اب ہمیں سورۃ الکوثر کے بارے میں حقائق کا جاننا ہے۔

اعلان نبوت کے بعد تیسرے سال میں دعوت ذوالعشیرہ دی گئی تو ابو لھب اور اس کی زوجہ ام جمیل نے حسد کی وجہ سے رسول اللہ ؐ کو اذیت دینا شروع کر دی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی مذمت میں سورۃ لھب (المسد) نازل فرمائی۔ تمام علماء نے ترتیب نزولی کے اعتبار سے سورۃ لھب کو چھٹی سورۃ قرار دیا ہے اور سورۃ الکوثر کو ترتیب نزولی کی فہرست میں پندرھویں نمبر پر رکھا گیا ہے۔ یعنی سورۃ کوثر اعلان نبوت کے تین سال گذرنے کے بعد تقریباً چوتھے سال میں نازل ہوئی۔

مندرجہ بالا تاریخ کے حوالہ جات سے سورۃ کوثر کا شانِ نزول ثابت ہو چکا ہے کہ

1. سورۃ کوثر اعلان نبوت کے تقریباً 4 سال بعد نازل ہوئی۔
2. یہ سورۃ اس وقت نازل ہوئی جب حضرت قاسمؑ کا 2 سال کی عمر میں وصال ہوا تو عاص بن وائل نے رسول اللہ ؐ کو ابتر ہونے کا طعنہ دیا۔

3. روایات میں عاص بن وائل کے ساتھ عمرو بن عاص، عقبہ بن ابی معیط، کعب بن اشرف، ابو جہل، ابو لھب اور ان کے ساتھی مشرکین بھی طعنہ زنی میں شریک تھے۔٦

شیعہ کتب میں بھی سورۃ کوثر کی شان نزول واضح طور پر نقل ہے۔ مثلاً امام حسنؑ نے معاویہ کے سامنے احتجاج کرتے ہوئے عمرو بن عاص کی رد میں فرمایا:

وأما أنت يا عمرو بن العاص الشاني اللعين الأبتر، فإنما أنت كلب أول أمرك، أن أمك بغية، وأنك ولدت على فراش مشترك، فتحاكمت فيك رجال قريش منهم أبو سفيان بن الحرب، والوليد بن المغيرة، وعثمان بن الحرث، والنضر بن الحرث بن كلدة، والعاص بن وايل، كلهم يزعم أنك ابنه، فغلبهم عليك من بين قريش ألأمهم حسبا، وأخبثهم منصبا، وأعظمهم بغية، ثم قمت خطيبا وقلت: أنا شاني محمد، وقال العاص بن وايل: إن محمدا رجل أبتر لا ولد له، فلو قد مات انقطع ذكره، فأنزل الله تبارك وتعالى: " إن شانئك هو الأبتر "٧

٦- تقی الدین مقریزی، امتاع الاسماع، ج5، ص333

٧- ابو منصور الطبرسیؒ، الاحتجاج، ج1، ص411

ترجمہ: امام حسنؑ نے فرمایا: اور تو! اے عمرو بن عاص، دشمنی کرنے والے، لعنتی، مقطوع النسل، بیشک تو ایک کتا ہے، تیرا معاملہ یہ ہے کہ یقیناً تیری ماں بدکار ہے اور کوئی شک نہیں کہ تو مشترک بستر پر پیدا ہوا اور تیرے بارے میں قریش کے آدمیوں نے جھگڑا کیا جن میں ابو سفیان بن حرب اور ولید بن مغیرہ اور عثمان بن حرث اور نضر بن حرث بن کلدہ اور عاص بن وائل شامل تھے، سب کا یہی دعویٰ تھا کہ تو ان کا بیٹا ہے تو تیرے بارے میں قریش میں سے وہ غالب آ گیا جو حسب میں لونڈیوں کی اولاد، سب سے خبیث منصب والا اور بدکاری میں بڑھا ہوا تھا۔ پھر تم نے کہا تھا: میں محمدؐ سے دشمنی کرتا ہوں، اور عاص بن وائل نے کہا کہ محمدؐ دم بریدہ مرد ہے اس کی کوئی اولاد نہیں، جب یہ وفات پا جائے گا تو اس کا ذکر بھی ختم ہو جائے گا۔ تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے فوراً نازل فرمایا: بیشک آپؐ کا دشمن ہی مقطوع النسل ہے۔

ایک اور تاریخ کی کتاب میں امام جعفر صادقؑ کی حدیث سورۃ کوثر کی شان نزول کے بارے میں نقل کی گئی ہے:

و لكنّه أخرج عن الصادق عليه السّلام قال: توفّي »القاسم «ابن رسول اللّه بمكّة، فمرّ رسول اللّه-صلّى اللّه عليه[و آله]و سلّم-و هو آت من جنازته على العاص بن وائل و ابنه عمرو، فقال (عمرو) حين رأى رسول اللّه: إني لأشنؤه!فقال العاص بن وائل: لا جرم لقد أصبح أبتر، فأنزل اللّه: إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ اَلْأَبْتَرُ. ٨

ترجمہ: امام صادقؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ کے بیٹے قاسمؑ مکہ میں وفات پا گئے، تو رسول اللہؐ اس کے جنازے سے آ رہے تھے کہ عاص بن وائل اور اس کے بیٹے عمرو کے پاس سے گذرے۔ جب عمرو نے رسول اللہؐ کو دیکھا تو کہا: میں اس سے دشمنی و نفرت کرتا ہوں۔ اور عاص بن وائل نے کہا: کوئی مسئلہ نہیں، یہ تو مقطوع النسل ہو چکا ہے۔ تو اللہ نے فوراً نازل فرمایا: بیشک آپؐ کا دشمن ہی مقطوع النسل ہے۔

٨- شیخ محمد ھادی یوسفی، موسوعۃ التاریخ الاسلامی، ج1، ص466

خلاصہ و نتیجہ

قرآن کریم اور تاریخ کے ناقابل تردید حقائق سے یہ ثابت ہے کہ
سورۃ کوثر حضرت قاسمؑ کے وصال پر دشمنوں کے طعنوں کی رد میں نازل ہوئی
یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کو یقین دھانی کرائی کہ آپؐ کو کوثر (یعنی سیدۃ فاطمۃ الزھراءؑ) عطا کی اور آپؐ کے دشمن کی نسل اور ذکر ختم ہو جائے گا۔
لہذا اللہ عزوجل نے اعلان نبوت کے پانچویں سال میں رسول اللہؐ کو سیدہ فاطمہؑ عطا فرمائیں۔

اب یہ اظہر من الشمس حقیقت ہے کہ اعلان نبوت کے چوتھے سال میں رسول اللہؐ کے سب سے بڑے بیٹے قاسمؑ جو اول اولاد بھی ہیں کا وصال ہوا جن کی عمر تقریباً 2 سال تھی۔ اور اس کے اگلے سال سیدہ فاطمہؑ کی دنیا میں آمد ہے۔

یعنی اعلان نبوت کے دوسرے سال میں سب سے پہلی اولاد حضرت قاسمؑ دنیا میں تشریف لاتے ہیں، پھر اگلے سال ان سے چھوٹے عبداللہؑ دنیا میں تشریف

لاتے ہیں اور اس سے اگلے سال دونوں بھائیوں کا وصال ہو جاتا ہے اور اس سے اگلے یعنی پانچویں سال میں سیدہ فاطمہؑ کی دنیا میں آمد ہوتی ہے۔

یعنی ان حقائق کی موجودگی میں زینبؓ، رقیہؓ اور ام کلثومؓ کی ولادت کی داستان کو داخل کرنے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

سورۃ کوثر نے یہ ثابت کر دیا کہ اعلان نبوت سے پہلے رسول اللہؐ کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ زینبؓ، رقیہؓ اور ام کلثومؓ ربائب تھیں جن کی رسول اللہؐ اور سیدہ خدیجہؑ نے پرورش کی تھی۔

رسول اللہؐ کی حقیقی اولاد صرف قاسمؑ، عبد اللہؑ، ابراھیمؑ اور سیدہ فاطمہؑ ہیں۔ اور سب بیٹے صغر سنی میں وصال فرما گئے اور رسول اللہؐ کی ذریت صرف سیدہ فاطمہؑ سے جاری وساری ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

کچھ علماء کے نزدیک مسئلہ بنات رسولؐ ایک تاریخی اختلاف ہے اس کا دین و شریعت یا نجات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

یہ نظریہ ایک بہت سنگین غلط فہمی ہے۔ کیونکہ اگر کوئی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ رسول اللہؐ کی تین بیٹیاں وہ تھیں جن کا نکاح بعثت سے قبل مشرکین سے کیا گیا۔ تو گویا اس شخص نے
رسولؐ کی معرفتِ نورانیہ سے انکار کر دیا جو مذھب حقہ میں فرض ہے
اور اس نے انکار کیا کہ رسولؐ تمام مخلوقات کی خلقت سے پہلے بھی نبیؐ تھے
(کنت نبیاً و آدم بین الماء والطین)
اور اس نے آپؐ کا عالین میں سے ہونے کا انکار کر دیا
اور اس نے آپؐ پر مشرکین سے رشتہ داری کی تہمت لگائی
اور یہ تہمت لگائی کہ اعلان نبوت سے پہلے چالیس سال تک رسول اللہؐ کو شریعت کا پتہ نہیں تھا

اور آپؐ نے شریعت کے خلاف اپنی بیٹیوں کی شادی کافروں سے کر دی۔ (نعوذ باللہ من ذلک)

دراصل یہ داستانیں ایک سوچی سمجھی سازش کی تحت کی گئی تھیں۔ مثلاً لوگوں نے لے پالک زید بن حارثہ کو رسول اللہؐ کا بیٹا کہنا شروع کر دیا جس کی پرورش رسول اللہؐ نے کی تھی۔ تو لوگوں نے اس کو زید بن محمدؐ کہنا شروع کر دیا تو اللہ عزوجل نے سورۃ الاحزاب کی آیات نمبر 4 اور 5 میں اس کی نفی کی۔ ورنہ یہ لوگ آج امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی بجائے زیدؓ کو ہی رسول اللہؐ کا حقیقی بیٹا قرار دے دیتے۔ اسی طرح عظمت سیدہ فاطمہؑ کو کم کرنے کیلئے ان لوگوں نے لے پالک لڑکیوں کو رسول اللہؐ کی حقیقی بیٹیاں بنا کر پیش کر دیا۔

مزید برآں سیدہ فاطمۃ الزھراءؑ کا اکلوتی بیٹی ہونا احادیث معصومینؑ سے ثابت ہے اور علماء نے اس موضوع پر حقائق پر مبنی کتب بھی مرتب کی ہیں۔

سیدہ فاطمہؑ نے اپنی شان بیان کرتے ہوئے مولا علیؑ سے فرمایا کہ میں رسول اللہؐ کے دل کا ثمر اور ان کے جسم کا حصہ ہوں اور میرے علاوہ ان کی کوئی اولاد نہیں۔

في كتاب حلية الأبرار للسيد هاشم البحراني وفيه مفاخرته (عليه السلام) مع زوجته فاطمة الزهراء (عليها السلام) وقوله لها: يا فاطمة إن النبي يحبني أكثر منك، فقالت: واعجبا يحبك أكثر مني وأنا ثمرة فؤاده وعضو من أعضائه وليس له ولد غيري- ۹

اور سیدہؑ نے دربارِ خلافت میں احتجاج کرتے ہوئے فرمایا:

ثم قالت أيها الناس اعلموا: إني فاطمة وأبي محمد صلى الله عليه وآله أقول عودا وبدوا، ولا أقول ما أقول غلطا، ولا أفعل ما أفعل شططا لقد جائكم رسول من أنفسكم عزيز عليه ما عنتم حريص عليكم بالمؤمنين رؤوف رحيم. فإن تعزوه وتعرفوه: تجدوه أبي دون نسائكم، وأخا ابن عمي دون رجالكم.

ترجمہ: پھر فرمایا: اے لوگو! جان لو کہ میں فاطمہؑ ہوں اور میرے بابا محمدؐ ہیں، میں بار بار اور علی الاعلان کہہ رہی ہوں کہ جو میں کہتی ہوں غلط نہیں کہتی اور جو میں کرتی ہوں وہ ظلم نہیں ہوتا'' تحقیق تمہارے پاس ایک رسولؐ آیا ہے جو تم (یعنی معصومینؑ) میں سے ہے اسؐ پر زبردست (گراں) ہے کہ تم (یعنی آل محمدؐ) مصیبت میں پڑو، تمہارے لئے (فلاح کا) حریص ہے اور مومنین کیلئے

۹- علی نمازی شاھرودی، مستدرک سفینۃ البحار، ج8، ص146

رؤف ور حیم ہے۔(سورہ التوبہ، 128)''پس اگر تم لوگ اس (رسولؐ) کی عزت وتائید کرتے ہو اور اسؐ کی معرفت رکھتے ہو (تو بتاؤ) کیا میرا بابا تمہاری عورتوں میں سے کسی کا باپ ہے؟ یا میرے ابن عم (یعنی علیؑ) کے علاوہ رسولؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے بھائی ہیں؟

اس سے بڑی برھان کوئی ہو ہی نہیں سکتی۔ اگر رسول اللہؐ کی کوئی اور حقیقی بیٹیاں ہوتیں تو دربار میں بیٹھے ہوئے عثمان بن عفان ضرور کھڑے ہوتے اور کہتے کہ ہاں میں رسول اللہؐ کی دو بیٹیوں کا شوہر ہوں۔ یا کوئی اور منہ پھٹ کھڑا ہو کر کہتا کہ ابوالعاص بن ربیع کی زوجہ زینبؓ چاہے وفات پاچکی ہیں لیکن ہیں تو آپؑ کی بڑی بہن۔

پورے دربار کی خاموشی اس ناقابل تردید حقیقت کی واضح دلیل ہے کہ سیدہ فاطمۃ الزھراءؑ رسول اللہؐ کی اکلوتی اور یکتا بیٹی ہیں۔

بیشک سیدہ فاطمہؐ اللہ عزوجل کی آیات کبریٰ میں سے ایک آیتِ کبریٰ ہیں، جس کا ذکر سورۃ مدثر کی آیت نمبر 35 میں ہے۔انها لاحدى الكبر۔

اور آپؑ کے ظہور کی بشارت اللہ عزوجل نے سورۃ کوثر میں بیان فرمائی کہ اے میرے حبیبؐ ہم نے آپؐ کو کوثر عطا فرمائی ہے۔

اللهم صل على محمد و آل محمد و عجل فرجهم